

ALFALAH
MAGZINE

July 2021



ماہنامہ
الفلاح
جولائی ۲۰۲۱

الحديث



القرآن



help



فہرست

03

القرآن

03

الحديث

04

میں غلطی پر ہوں

05

ابو یحییٰ

06

واصف علی واصف (اقوال)

07

علامہ اقبال (شاعری)

معاون خصوصی: احسان اللہ کیانی

Ehsanullahkiyani.com

مدیر: عثمان علی

رسالہ فی سبیل اللہ حاصل کرنے
لیے درج ذیل نمبر پر میسج کریں۔

0347-0552110

join us on

Facebook:



www.facebook.com/
Alfalahyouthforum

join us on

YouTube:



Alfalah Youth Forum

join us on

Whatsapp:



[Name Join Alfalah] SMS to
0302-7396939

(for example)

[Usman Join Alfalah] SMS to 0302-7396939

القرآن

اے ایمان لانے والو ! وہ رزق جو کچھ ہم نے تم کو بخشا ہے ، اس میں سے کچھ (راہِ خدا میں) خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آن پہنچے جس دن نہ تو کوئی (خریدو) فروخت ہی ہو سکے گی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی ، اور نہ ہی کوئی سفارش چلے گی ۔ اور وہی لوگ ظالم ہوتے ہیں جو (قیامت کے دن کے لیے راہِ خدا میں خرچ کرنے سے) انکار کرتے ہیں ۔

سورة البقرة: 254

الحديث

ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ صدقہ تندرستی کی حالت میں کر کہ (تجھ کو اس مال کو باقی رکھنے کی) خواہش بھی ہو جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اور اس میں تاخیر نہ کر کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جائے کہ اتنا مال فلاں کے لیے ، فلاں کو اتنا دینا ، اب تو فلاں کا ہو ہی گیا (تو تو دنیا سے چلا) ۔

Sahih Bukhari#2748

Islam360

کس نے کہا زندگی مشکل ہے، زندگی پریشانی ہے،
 زندگی الجھن ہے، زندگی تو آسان ہے۔ کیا یقین
 نہیں آیا میری بات کا، شاید آپ ٹھیک ہیں میں
 غلط ہوں، میں غلطی پر ہوں، میں اکثر غلطی کر
 جاتا ہوں اس بات میں، کچھ باتیں ایسی ہی ہوتی
 ہیں ان میں غلطی پر ہونا ٹھیک ہوتا ہے، صحیح ہونا

میں غلطی پر ہوں



پریشان کر دیتا ہے، بیوقوف بن جاؤ، ہاں جی۔۔۔ میں نے یہی کہا بیوقوف بن جاؤ دنیا
 تمہیں بیوقوف ہی سمجھے تو ٹھیک ہے، شاید یہاں میں ٹھیک ہوں، کیوں کہ اگر آپ زندگی
 آسان گزارنا چاہتے ہیں تو بیوقوف بننا پڑھے گا، آپ سمجھ رہے ہوں گئے میں ویسے ہی ادھر
 ادھر کی باتیں کر رہا ہوں نہیں بھائی میں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

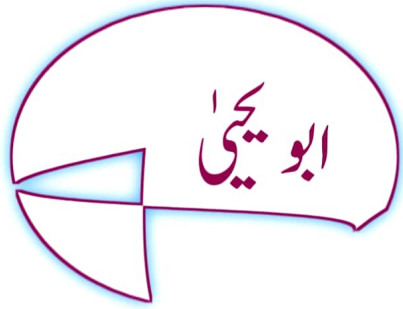
یہ زندگی بیوقوف کے لیے آسان ہے، عقلمند کے لیے مشکل، یہاں کام الٹ ہے جو عقلمند
 بنا بیٹھا ہے وہ بیوقوف ہے جو بیوقوف بنا بیٹھا ہے وہ عقلمند ہے، اب کوئی سارا دن محنت کر
 کے پیسے کمائے اور پھر کسی بھوکے کو کھانا کھلا دے، کسی غریب کی مدد میں اپنی محنت کی
 کمائی لگا دے تو دنیا میں تو وہ بیوقوف ہوا۔ اس روشن، ترقی یافتہ دور میں اسے عقلمند کون
 کہے؟ جو اپنے جیب سے پیسہ نکال کر کسی کو دے دے، نہ نہ بھائی عقلمند تو وہ ہے،

جو کسی بھی طرح سے کسی کا پیسہ اپنی جیب میں ڈال
 لے، جو جیسے تیسے کر کے بینک بیلنس بڑھا لے بھائی عقلمند
 تو وہ ہے، پھر بھائی یہ تو نہ کہو، سکون نہیں ہے، سکون
 ہے مگر آج کے دور میں بیوقوف بننا پڑے گا، کچھ جگہوں
 پر غلطی کرنا پڑے گی تو سکون ہی سکون ہے۔



اسلام ایک ایسے دور میں آیا جب دنیا میں روحانیت کا مطلب ترک دنیا، عبادت کے نام پر مشقت اٹھانے اور رشتے ناطوں سے قطع تعلق کا نام تھا۔ مگر ایسے میں اسلام نے روحانیت کا ایک بالکل جدا اور منفرد تصور دیا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ اس روحانیت کی پہلی اساس ایک اللہ سے سچی محبت تھی۔ مگر اس محبت کا مطلب دنیا چھوڑنا نہیں بلکہ اس کی یاد میں رہ کر دنیا میں جینا تھا۔ اس روحانیت میں تہجد پڑھنے سے زیادہ اہمیت مسجد میں نماز پڑھنے پر تھی تاکہ دوسروں کے حال احوال سے باخبر رہا جا سکے۔ اس روحانیت میں انسان کا مال کمانا

اسلامی روحانیت



عبادت اور اسے بندوں پر خرچ کرنا عبادت کی معراج تھی۔ اس روحانیت میں روزہ رب کے لیے رکھا جاتا تھا، مگر احساس دوسروں کی بھوک کا پیدا کیا جاتا تھا۔

یہ روحانیت عدل کرنے کا نام تھی۔ چاہے

دشمن کا معاملہ ہو یا اپنے ماں، باپ اور بھائی، بہن جیسے

قریبی رشتوں کا۔ اس روحانیت کا اصول تھا کہ نبی کی بیٹی بھی اگر کسی جرم میں گرفتار ہوئی تو اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔

یہ روحانیت احسان کا نام تھی، کمزوروں کے ساتھ، ضعیفوں کے ساتھ، معذوروں کے ساتھ۔ یہ روحانیت ایثار سے عبارت تھی، اپنا مال دوسروں پر خرچ کر کے، خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلا کر، اپنا حصہ بھی دوسروں کی جھولی میں ڈال کر۔ یہ روحانیت انفاق کا مطالبہ کرتی تھی، رشتہ داروں پر، غریبوں پر، مسکینوں پر اور سفید پوشوں پر۔

یہ روحانیت لوگوں سے مسکرا کر ملنے، انھیں معاف کرنے، دوسروں کی ایذا پر صبر کرنے کا نام تھی۔ یہی وہ روحانیت تھی جس نے ایک دنیا کو فتح کر لیا تھا۔

جہاں تک میرا مشاہدہ ہے کہ میں نے جب بھی کوئی ایسا شخص دیکھا جس پر

رب کا کرم تھا۔

کرم یافتہ لوگ



اُسے عاجز پایا۔

پوری عقل کے باوجود بس سیدھا سا بندہ۔

بہت تیزی نہیں دکھائے گا۔

اُلجھائے گا نہیں۔ رستہ دے دے گا۔

بہت زیادہ غصہ نہیں کرے گا۔

سمپل بات کرے گا۔

میں نے ہر کرم ہوئے شخص کو

مخلص دیکھا۔ اخلاص سے بھرا ہوا

غلطی کو مان جاتا ہے۔

معذرت کر لیتا ہے۔

سرنڈر کر دیتا ہے۔

واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ

جس پر بھی کرم ہوا ہے میں نے اُسے دوسروں کے لیے فائدہ مند دیکھا۔ اور

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ کی ذات سے کسی کو نفع ہو رہا ہو اور اللہ آپ کے لیے

کشادگی کو روک دے۔ وہ اور زیادہ کرم کرے گا۔

میں نے ہر صاحبِ کرم کو احسان کرتے دیکھا ہے۔ حق سے زیادہ دیتا ہے۔ اُس

کا درجن 13 کا ہوتا ہے، 12 کا نہیں۔ اللہ کے کرم کے پہیے کو چلانے کے لیے آپ

بھی درجن 13 کا کرو اپنی زندگی میں اپنی استطاعت سے تھوڑا زیادہ احسان کر دیا کرو۔

نہیں تو کیا ہو گا؟

حساب پہ چلو گے تو حساب ہی چلے گا۔ دل کے کنجوس کے لیے کائنات بھی

کنجوس ہو جاتی ہے۔ دل کے سخی کے لیے کائنات خزانہ ہے۔

آسانیاں دو، آسانیاں ملیں گی۔

نہیں ہے غیر از نمود کچھ بھی جو مدعا تیری زندگی کا
تو اک نفس میں جہاں سے مٹنا تجھے مثالِ شرار ہو گا

تشریح:

اگر تیری زندگی کا مقصد نمود و نمائش کے سوا کچھ نہیں تو سمجھ لینا چاہیے
کہ تو بھی چنگاری کی طرح ایک آن میں مٹ جائے گا۔ یعنی اگر تیری زندگی کا
مقصد صرف زندہ رہنا ہے تو جان لے کہ تیری ہستی بے حقیقت ہے۔ انسان کو
چاہیے کہ اپنی زندگی دین و دنیا کے بلند مقاصد کے حصول کی نذر کرے۔ یہی
اصل اور پلندہ زندگی ہے۔



علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح:

اے مسلمان اگر تو نے اپنی زندگی کا مقصد صرف یہ سمجھ لیا ہے کہ کچھ عرصہ
دنیا میں زندہ رہے اور پھر مر جائے (اسی کو نمود کہتے ہیں) تو یقین رکھ کہ تو ہمیشہ کے
لیے مٹ جائے گا۔ جو شے انسان کو حیاتِ ابدی عطا کر سکتی ہے وہ خدا کی اطاعت ہے۔
محض نمود یعنی حیاتِ چند روزہ یہ تو حیوانات کی زندگی کا مقصد ہے۔ انسان تو اشرف
المخلوقات ہے اور پھر مسلمان تو خلیفۃ اللہ ہے۔

الفلاح یوتھ فورم

قیام کے مقاصد

- ★ مقدس اوراق کے لیے محفوظ جگہ فراہم کرنا
- ★ فقہی مسائل سے آگاہی
- ★ نوجوان نسل میں تعمیری اور فلاحی کاموں کے لیے شعور کی بیداری
- ★ نوجوانوں کو صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع کی فراہمی
- ★ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کا تحفظ
- ★ نوجوان نسل میں اتحاد اور ہم آہنگی کا فروغ
- ★ طلباء کے لیے اکیڈمیز کا قیام
- ★ کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد
- ★ عطیہ خون

ہم نے صرف سوچنے کا انداز بدلنا ہے، زندگیاں خود ہی بدل جائیں گی۔